

آئین : کیوں اور کیسے

تمہید

یہ کتاب آئین ہند کے طریقی عمل سے متعلق ہے۔ اس کے ابواب میں آپ کو ہمارے آئین کے طریق عمل سے متعلق، مختلف پہلوؤں کا علم ہو گا۔ اپنے ملک کے مختلف اداروں اور ان کے درمیان باہمی رشتہوں کے متعلق بھی آپ معلومات حاصل کریں گے۔

اس سے قبل کہ انتخابات، حکومتوں، صدر اور وزراء اعظم کے متعلق مطالعہ شروع کیا جائے، یہ سمجھنا ضروری ہے کہ حکومت اور اس کے اداروں کو باہم مربوط رکھنے والے مختلف اصول کیا ہیں اور ہندوستان کے آئین میں ان کا نقطہ آغاز کیا ہے۔ بنیاد اور ابتدائیں میں ہے۔

اس باب کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ جانیں گے:

آئین کے کیا معنی ہیں؟

❖ آئین، سماج کے لیے کیا کرتا؟

❖ آئین، کس طرح سماج میں اقتدار کا تعین اور انتظام کرتا ہے، اور

❖ آئین ہند کس طرح تشکیل دیا گیا۔

ہمیں آئین کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟

آئین کیا ہے؟ اس کے کیا معنی ہیں؟ یہ سماج کے لیے کیا کردار ادا کرتا ہے؟ ہمارے روزمرہ کے وجود سے آئین کا کیا تعلق ہے؟ ان سوالات کے جواب اتنے مشکل نہیں ہیں جیسا کہ آپ سمجھتے ہیں۔

آئین باہمی ربط اور خود اعتمادی کی اجازت دیتا ہے:



یہ گروہ بالکل میرے گاؤں کے لوگوں جیسا ہے۔

تصور کیجیے آپ ایک معقول حد تک بڑے گروہ کے ممبر ہیں۔ مزید تصویر کیجیے کہ اس گروہ کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں۔ اس گروہ کے ممبران کئی معنوں میں مختلف النوع ہیں۔ وہ مختلف مذاہب کے مانتے والے ہیں۔ بعض ہندو ہیں، بعض مسلم ہیں، بعض عیسائی ہیں اور بعض کوئی مذہب ہی نہیں ہے۔ کچھ اور معاملات میں بھی وہ ایک دوسرے سے مختلف ومتاز ہیں: وہ مختلف پیشے اختیار کئے ہوئے ہیں، ان کی مختلف صلاحیتیں ہیں، مشاغل مختلف ہیں۔ فلم سے کتابوں تک ہر چیز میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ بعض امیر ہیں اور بعض غریب، بعض بوڑھے ہیں، بعض نوجوان۔ مزید



تصویر کیجیے کہ اس گروہ کے ممبران، زندگی کے مختلف پہلوؤں پر ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہیں۔ کون کتنی جائیداد کا مالک ہونا چاہیے؟ کیا ہر بچہ کو اسکوں جانا ضروری قرار دینا چاہئے یا والدین پر اس معاملہ کو چھوڑ دینا چاہیے؟ اس گروہ کو اپنی سلامتی اور تحفظ پر کتنا خرچ کرنا چاہیے؟ کیا اس کی بجائے پارک بنائے جانے چاہیے؟ کیا اس گروہ کو اپنے ہی کچھ ممبران کے خلاف، امتیاز برتنے کی اجازت دی جائے؟ آپ تصویر کر سکتے ہیں کہ ہر سوال کا جواب، مختلف لوگوں سے مختلف ہی ملے گا۔ لیکن ان کے مختلف النوع ہونے کے باوجود، اس گروہ کو ایک ساتھ رہنا ہے۔ وہ مختلف

ہاں! یہ میری کالونی بھی ہو سکتی ہے۔ کیا یہ آپ کے گاؤں یا قبضہ یا کالونی پر بھی چسپاں ہوتا ہے۔

باب 1: آئین: کیوں اور کیسے؟

طریقوں سے ایک دوسرے پر منحصر ہیں۔ وہ ایک دوسرے کا تعاون چاہتے ہیں۔ کون اس گروہ کو، پُر امن طریقہ سے رہنے کے قابل بنائے گا؟

آپ کہہ سکتے ہیں کہ اس گروہ کے ممبران شاید اس طرح ایک ساتھ رہ سکتے ہیں کہ وہ بعض بنیادی اصولوں پر متفق ہو جائیں۔ اس گروہ کو کچھ بنیادی اصولوں کی ضرورت کیوں ہو گی؟ ذرا سوچے کہ کچھ بنیادی اصولوں کی غیر موجودگی میں کیا ہو گا؟ ہر فرد، محض اس لیے غیر محفوظ ہو گا کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا ہو گا کہ اس گروہ کے ممبران ایک دوسرے کے لیے کیا کر سکتے ہیں، کون کس چیز پر اپنا حق جتا ہے؟ کسی بھی گروہ کو کچھ بنیادی اصولوں کی ضرورت ہو گی جن کا اعلان عام کیا جائے گا اور گروہ کا ہر ممبران سے واقف ہو گا تاکہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ کچھ نہ کچھ تعاون کر سکے۔ ان اصولوں کا نہ صرف علم ہو بلکہ وہ نافذ کرنے کے قابل بھی ہوں۔ اگر شہر یوں کو یقین دہانی نہ کرائی جائے کہ دوسرے لوگ بھی ان پر عمل کریں گے، ان کے پاس خود کوئی دلیل، ان پر عمل کرنے کی نہ ہو گی۔ یہ کہنا کہ یہ اصول قانونی طور پر نافذ ہوں گے، ہر شخص کو اس بات کا یقین دلائے گا کہ دوسرے بھی اس پر عمل کریں گے۔ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو ان کو سزا ملے گی۔

آئین کا پہلا کام ہے ایسے بنیادی اصولوں کا مجموعہ مہیا کرنا جو سماج کے ممبران کے درمیان کچھ نہ کچھ باہمی ربط کی اجازت دے اور اس کی یقین دہانی کرائے۔

سرگرمی (Activity)

اس حصہ میں پیش کردہ خیالات کا اپنی کلاس میں تجربہ کیجیے۔ پوری کلاس بحث و مباحثہ کرے اور کچھ فیصلوں تک ضرور پہنچ جو پورے سیشن میں ہر ایک پر نافذ ہوں گے۔ یہ فیصلے ان کے متعلق ہو سکتے ہیں:

- ❖ کلاس کے نمائندوں کو کیسے چنا جائے گا؟
- ❖ نمائندے پوری کلاس کی جانب سے کون کون سے فیصلے لینے کے اہل ہوں گے؟
- ❖ کیا پوری کلاس کی رائے لیے بغیر، کلاس کے نمائندے کچھ فیصلے لے سکتے ہیں؟
- ❖ آپ اس فہرست میں کوئی دوسرا مضمون شامل کر سکتے ہیں (کلاس کے لیے ایک عام فنڈ اکٹھا کرنا، پکنک اور تفریحی سفر منظم کرنا، عام وسائل میں ساجھے داری کرنا-----) جب تک کہ ہر ایک اس سے متفق ہو جائے، اس بات کو یقینی بنائیے کہ آپ نے وہ تمام موضوعات شامل کر لیے ہیں جن کی وجہ سے ماضی میں اختلافات رہ چکے ہیں۔

- ❖ اگر آپ چاہیں تو کس طرح ان فیصلوں پر نظر ثانی کی جائے گی؟
- ❖ تمام فیصلے ایک کاغذ پر لکھ لیجیے اور ان کو نوٹس بورڈ پر لگا دیجیے۔ اس فیصلہ میں آپ کو کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟ کیا مختلف طبلاء کے درمیان اختلافات تھے؟ آپ نے ان اختلافات کو کیسے دور کیا؟ اس تجربہ سے پوری کلام کو کچھ حاصل ہوا؟

فیصلہ سازی کے اختیارات کی تفصیل

آئین بنیادی اصولوں کا ایک مجموعہ ہوتا ہے جس کے مطابق مملکت کی تشکیل و تنظیم ہوتی ہے۔ لیکن یہ بنیادی اصول کیا ہونے چاہئیں؟ ان کو کیا چیز بنیادی بناتی ہے؟ گویا، پہلے یہ سوال طے کرنا ہوگا کہ یہ کون طے کرے گا کہ سماج کو حکومت سے منضبط کرنے والے قانون کون سے ہوں گے؟ آپ قانون (الف) چاہیں گے تو دوسرا شخص قانون (ب) چاہے گا۔ ہم کیسے طے کریں گے کہ ہم پر کس قانون کی حکومت ہونی چاہئے؟ آپ کا خیال ہے کہ جو اصول آپ پسند کرتے ہیں، وہی سب سے بہتر ہیں۔ لیکن دوسروں کا خیال ہے کہ ان کے اپنے اصول سب سے بہتر ہیں۔ اس اختلاف کو کیسے حل کریں گے؟ آپ کے فیصلہ لینے سے پہلے کون طے کرے گا کہ یہ حق کس گروہ کو حاصل ہے؟ کس کو یہ معاملہ طے کرنے کا اختیار ہوگا؟

اس سوال کا جواب آئین کے پاس ہے۔ یہ سماج میں اقتدار کے تعین کی بنیاد پر اہم کرتا ہے اور اس کی نشان دہی کرتا ہے۔ یہ فیصلہ کرتا ہے کہ کون یہ طے کرے گا کہ قانون کیا ہوں گے؟ اصولاً، اس سوال کے کئی جواب دیئے جاسکتے ہیں۔ ایک بادشاہی نظام میں یہ سب کچھ بادشاہ طے کرے گا۔ کسی پرانے آئین، جیسے سوویت یونین میں ایک واحد جماعت کو فیصلہ کا اختیار دیا گیا تھا۔ لیکن جمہوری آئین میں، وسیع النظری سے کہا جاسکتا ہے کہ یہ اختیار عوام کو حاصل ہے۔ لیکن اگر یہ بھی کہیں کہ عوام کو فیصلہ کرنا چاہئے تو یہ صحیح جواب نہ ہوگا۔ عوام کو کیسے طے کرنا چاہئے؟ کسی چیز کو قانونی شکل دینے کے لیے، کیا ہر شخص کا اس سے اتفاق کرنا ضروری ہے؟ کیا ہمارے لیے یہ ضروری ہے کہ ہر معاملہ پر، سب لوگ براہ راست اُسی طرح ووٹ دیں جیسے یونانی کیا کرتے تھے؟ یا عوام کو اپنے منتخبہ ممبر ان نمائندوں کے ذریعہ اظہارِ رائے کرنا چاہئے؟ ان نمائندوں کا انتخاب کیسے ہونا چاہئے؟ کتنے نمائندے ہونے چاہئیں؟

باب 1: آئین: کیوں اور کیسے؟

آئین ہند میں، اس بات کی خاص طور سے وضاحت کی گئی ہے کہ زیادہ تر معاملات میں، پارلیمنٹ ہی قانون اور پالیسیاں طے کرے گی۔ پارلیمنٹ خود بھی ایک مخصوص طریقہ سے تشکیل دی جاتی ہے۔ کسی مخصوص سماج میں کیا قانون ہیں، اس کو جانے سے پہلے

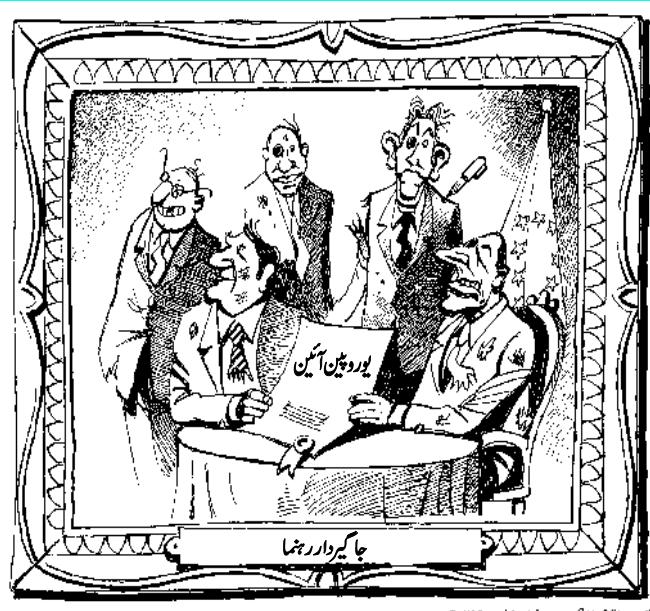
آپ کو یہ معلوم کرنا ہو گا کہ اس پر عمل کا اختیار کس کو حاصل ہے؟ اگر ہم یہ کہیں کہ قوانین کو نافذ کرنے کا اختیار پارلیمنٹ کے پاس ہے تو ہمیں ایک بالاتر قانون کی ضرورت ہو گی جو ابتداء میں ہی یہ اختیار پارلیمنٹ کو عطا کرتا ہے۔ یہ ذمہ داری آئین کی ہے جو ایک باختیار انتظامیہ ہے جو اولاد حکومت کی تشکیل کرتی ہے۔

آئین کا دوسرا کام ہے یہ طے کرنا کہ سماج میں فیصلہ لینے کا اختیار کس کو حاصل ہے۔ حکومت کیسے تشکیل دی جائے گی؟

حکومت کے اختیارات پر بنڈشیں

لیکن صرف یہی کافی نہیں ہے۔ فرض کیجیے: آپ نے طے کیا کہ کون فیصلہ ساز ہو گا۔ لیکن

جب قانون، یہ اختیار منظور کر لیتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ آپ اس کو غیر منصفانہ سمجھیں۔ مثال کے طور پر اس قانون نے آپ کو، اپنے نہ ہب کی پیروی کی ممانعت کر دی یا یہ فیصلہ دے دیا کہ ایک خاص رنگ کے کپڑوں پر پابندی ہے۔ یا یہ کہ آپ کچھ مخصوص نفع نہیں گا سکتے، یا یہ کہ ایک خاص گروہ (ذات یا نہ ہب) سے تعلق رکھنے والے ہمیشہ دوسروں



ہندوستانی آئین اور کام

کی خدمت کریں گے، اور کوئی جائیدار کھنے کے حقدار نہ ہوں گے۔ یا یہ کہ حکومت کسی شخص کو بھی گرفتار کر سکتی ہے۔ یا یہ کہ خاص رنگ کی جلد کے لوگ، کنوؤں سے پانی نہیں بھر سکتے۔ ظاہر ہے کہ آپ سوچیں گے کہ یہ قوانین، غیر منصفانہ اور نامناسب ہیں۔ اگرچہ ان کو کسی ایسی حکومت نے منظور کیا ہوگا جو باضابطہ تشکیل دی گئی ہو، تب بھی ایسے قانون منظور کرنے کے خلاف انصاف کے امکانات کم ہی ہو گے۔

لہذا، آئین کا تیرا کام ہے: حکومت پر کچھ بندشیں لگانا کہ وہ شہریوں پر کیا کیا نافذ کر سکتی ہے۔ یہ بندشیں اس معنی میں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں کہ حکومت کبھی ان میں مداخلت نہیں کرے گی۔

آئین، مختلف طریقوں سے، حکومت کے اختیارات پر بندشیں لگاتا ہے۔ حکومت کے اختیار کو محروم درکھنے کا سب سے عام طریقہ یہ ہے کہ کچھ بنیادی حقوق کا تعین کیا جائے جو شہریوں کو حاصل ہوں۔ اور کسی بھی حکومت کو ان حقوق کی خلاف ورزی کی اجازت نہ دی جائے۔ ان حقوق کا قطعی ماد اور تشریخ، ہر آئین میں دوسرے آئین سے مختلف ہوتی ہے۔ لیکن زیادہ تر آئین، حقوق کے بنیادی ڈھانچے کی حفاظت کرتے ہیں جیسے بغیر وجہ کسی شہری کو گرفتار ہونے سے محفوظ رکھنا، حکومت کے اختیارات پر یہ حد لگادی گئی ہے۔ عام حالات میں شہریوں کو بعض بنیادی آزادیاں حاصل ہوں گی جیسے آزادی تقریر، ضمیر کی آزادی، انجمنیں قائم کرنے کی آزادی، تجارت یا کاروبار کی آزادی، وغیرہ وغیرہ۔ عملی طور پر ایسے موقع فراہم ہوں گے جب ان حقوق پر بندشیں بھی لگائی جاسکتی ہیں۔ مثال کے طور پر حصہ قسم کے ناگہانی حالات میں ایسا کیا جاسکتا ہے۔



اوہ! تو پہلے آپ ایک دیو قامت جانور کی تخلیق کریں گے۔ اور پھر پریشان ہوں گے اس سے خود کو بچانے کے لیے۔ میں تو کہوں گا کہ آپ نے اس دیو قامت جانور کو پیدا ہی کیوں کیا جس کا نام حکومت ہے؟

معاشرہ کی آرزویں اور مقاصد

زیادہ تر قدیم آئین کچھ خاص کاموں تک محدود ہوتے ہیں: مثلاً فیصلہ سازی کے اختیار کا تعین کرنا اور حکومت کے اختیارات پر کچھ بندشیں لگانا۔ میسویں صدی کے بہت سے آئین اپنی منزل کی تعین میں شبتوں رُخ رکھتے ہیں جن میں آئین ہند ایک بہترین مثالی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ حکومت کو بعض مقاصد کے حصول کا دائرہ کارمہیا کرتا ہے جس

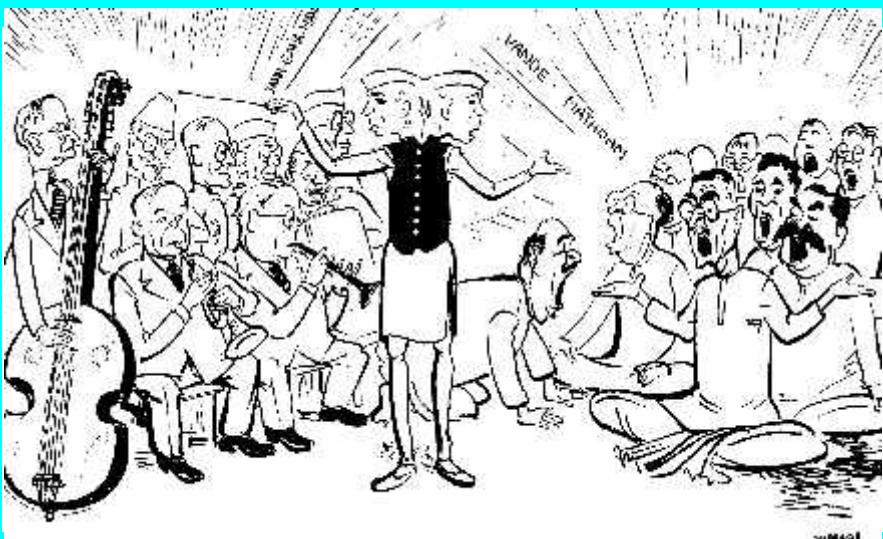
باب 1: آئین: کیوں اور کیسے؟

معاشرے کے مقاصد اور آرزوؤں کا اظہار ہو سکے۔ اس معنی میں، آئین ہند کافی جدت پسند ہے۔ وہ معاشرے جن میں عدم مساوات کی جڑیں گھری ہیں، ان کو نہ صرف حکومت کے اختیارات پر بندشیں لگانا ہوں گی بلکہ عدم مساوات اور محرومی کی نشانیوں کو ختم کرنے کے لیے ثابت قدم اٹھانے ہوں گے۔

مثال کے طور پر، ہندوستان نے ایک ایسے معاشرے کی تمنا کی جو ذات پات کے امتیازات سے پاک ہو۔ اگر یہی ہمارے معاشرے کی آرزو یا تمنا ہے تو اس مقصد کے حصول کی خاطر، حکومت کو نام ضروری اقدام کرنے ہوں گے۔ جنوبی افریقہ جیسے ملک میں، جس کی نسلی امتیاز پر مبنی قدیم تاریخ ہے، اس

Shankar. Copyright: Children's Book Trust.

ایک کارلوں پڑھی



آئین ساز کو مختلف آرزوؤں کی جانب متوجہ ہونا پڑا۔ یہاں خبرو، مختلف بصیرتوں اور نظریات کے مابین توازن قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کیا آپ بیجان سکتے ہیں کہ یہ مختلف گروہ کون کون سے ہیں؟ آپ کے خیال میں اس توازن کے عمل میں کون حاوی رہا؟

نسلی امتیاز کو ختم کرنے کے مقصد سے آئین نے حکومت کو اس قابل بنایا۔ مثال کے طور پر، ہند کے آئین سازوں نے یہ فکر کی کہ سماج میں ہر فرد کو ایک باوقار اور خوددار زندگی گزارنے کے لیے سب کچھ ملنا چاہئے۔ کم سے کم مادی راحت

کے لیے، تعلیم وغیرہ آئین ہند، حکومت کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ قانونی طور پر بعض امور میں قابل عمل اور ثابت فلاجی قدم اور اٹھائے۔ ہم جب آئین ہند کا مطالعہ کریں گے تو معلوم ہو گا کہ اس طرح کی دفاعات کو آئین کی حمایت حاصل ہے جو اس کی تمہید میں موجود ہے، اور بنیادی حقوق میں شامل ہے۔ ملکت کی حکومتِ عملی کے رہنماء اصول، جو آئین ہند کے چوتھے حصہ میں شامل ہیں۔ ان کو اس لیے مربوط کیا گیا ہے کہ حکومت عوام کی توقعات کو پورا کر سکے۔

آئین کا چوتھا کام ہے، ایک منصفانہ معاشرے کے لیے مناسب حالات پیدا کرنا تاکہ معاشرہ کی آرزوؤں کا اظہار ہو اور ان کو عملی شکل بھی دی جاسکے۔



آئین میں عملہ باتیں لکھنے سے کیا فائدہ؟ ایسی بلند آرزوؤں اور مقاصد کو تحریر کرنے میں کیا پوائنٹ ہے کہ جن سے ہم عوام کی زندگی تبدیل نہ کرسکیں۔

آئین کی مختار کرنے والی دفاعات

آئین، حکومت کے اختیارات پر محض کنٹرول کرنے کے طور طریقوں اور اصولوں کا نام نہیں۔ وہ حکومت کو، معاشرہ کی اجتماعی فلاج کے لیے، اختیارات بھی دیتا ہے۔

◆ جنوبی افریقہ کا آئین حکومت کو بہت سی ذمہ داریاں سپرد کرتا ہے: یہ چاہتا ہے کہ فطرت (نیچر) کی حفاظت اور فروغ کے لیے اقدامات کے جائیں، غیر مناسب امتیازات سے اشخاص اور گروہوں کو تحفظ دینے کی کوشش کرے اور یہ بندوبست کرے کہ حکومت سب کو کافی رہائش، صحت کی گنگہداشت وغیرہ تیزی کے ساتھ مہیا کرائے۔

◆ انڈونیشیا کے معاملہ میں بھی حکومت کو، قومی تعلیمی نظام قائم کرنے اور جاری رکھنے کی سہولت دیتی ہے۔ انڈونیشیا کا آئین اس بات کی صفائت دیتا ہے کہ حکومت کے ذریعے غریب اور بے سہارا بچوں کی تجھ دیکھ بھال ہو۔

قوم کی بنیادی شناخت

آخری، اور شاید سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ آئین، کسی قوم و ملک کی بنیادی شناخت کا اظہار کرتا ہے۔

باب 1: آئین: کیوں اور کیسے؟

اس کے معنی ہیں کہ کوئی قوم بحیثیت مجموعی ایک بنیادی آئین کے ذریعہ وجود میں آتی ہے۔ ایسا جب ہوتا ہے کہ اصولوں کے ایک مجموع سے اتفاق کرتے ہوئے کہ کس پر حکومت کیسے ہوگی، کون حکومت کرے گا، اس سے ایک مجموعی شناخت حاصل ہوتی ہے۔ آئین کے وجود سے پہلے، کسی شخص کی کوئی شناخت ہو سکتی ہیں لیکن بعض بنیادی اصولوں سے اتفاق کرتے ہوئے، اس شخص کو ایک سیاسی شناخت حاصل ہو جاتی ہے۔ دوسری بات، آئینی معیار ایک محرب کے خاک کی طرح ہوتے ہیں جن میں ہم اپنی انفرادی آرزوؤں، مقاصد اور آزادیوں کو حاصل کرتے ہیں۔ ہم کیا کر سکتے ہیں اور کیا نہیں کر سکتے، آئین اس پر حاکمانہ بندشیں عائد کرتا ہے۔ یہ ان بنیادی اقدار کی تعریف کرتا ہے

جن کی خلاف ورزی نہیں کی جاسکتی۔ اس طریقہ سے، آئین ہم کو ایک اخلاقی شناخت بھی دیتا ہے۔ تیسری اور آخری بات، ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ بہت سی سیاسی اور اخلاقی اقدار، اب مختلف آئینی روایات کا حصہ بن گئی ہوں۔

اگر ہم دنیا کے مختلف آئینوں کو دیکھیں تو وہ بہت سے معنی میں ایک دوسرے سے مختلف ملیں گے۔ حکومت کی قسمیں الگ، ان کی تفصیلات بھی مختلف۔ لیکن ان کے مابین کچھ اچھے امور مشترک ہیں۔ جدید ترین آئین ایسی حکومت کی تخلیق کرتے ہیں جو بہت سے امور میں جمہوری ہوتے ہیں۔ زیادہ تر آئین، بعض بنیادی حقوق کی حفاظت کا دعویٰ کرتے ہیں، لیکن ان کے درمیان سب سے زیادہ فرق، قومی شناخت سے

ایک کارٹون پڑھیے



صدام حسین کی حکومت کے خاتمہ کے بعد، عراق کے لیے نئے آئین کی تحریر کی وجہ سے ملک کے مختلف نسلی گروہوں میں تازع کھڑا ہو گیا۔ مختلف لوگ کیا چاہتے ہیں؟ بیان دکھائے گئے تازع کا مقابلہ، پہلے دکھائے گئے یورپیون یونین اور ہندوستان سے مختلف کارٹونوں سے تکیہ

ہندوستانی آئین اور کام

متعلق نظریات میں ہوتا ہے، زیادہ تر تو میں، پچھیدہ تاریخی روایات کے امتراج کا نمونہ ہوتی ہیں۔ وہ مختلف گروہوں میں ہم آہنگی قائم کرتی ہیں۔ یہ گروہ مختلف ہی، لیکن ایک قومی ملک کے کردار کی زندگی گزارتے ہیں۔ مثال کے طور پر، جرمن قوم کی شناخت، ان کے جرمن نسل ہونے کی وجہ سے ہے۔ آئین نے اس شناخت کو ایک اظہار دیا ہے۔ دوسری جانب، آئین ہند، نسلی شناخت کو شہریت کی کسوٹی تسلیم نہیں کرتا۔ کسی قوم کی مرکزی اور علاقائی اکائیوں کے درمیان، رشتہوں کی بنابر، مختلف قوموں کے نظریات الگ الگ ہوتے ہیں یہی رشتہ، کسی قوم و ملک کی قومی شناخت بنتا ہے۔

اپنی پیش رفت کا جائزہ لیجیے

یہاں آئین ہند اور دوسرے آئینوں سے کچھ دفعات دی گئی ہیں۔ ہر دفعہ کیا کام انجام دیتی ہے، اس کے بارے میں تحریر کیجیے:

حکومت کے اختیارات پر پابندیاں	کسی مذہب کی پیروی کرنے یا نہ کرنے کے لیے حکومت کسی شہری کو حکم نہیں دے سکتی۔
	حکومت کو کوشش کرنی چاہئے کہ آمدنی اور دولت میں عدم مساوات کم ہو سکے۔
	صدر کو، وزیر اعظم کا تقرر کرنے کا اختیار حاصل ہے۔
	آئین، وہ بالاتر قانون ہے جس کی پابندی ہر ایک پر لازم ہے۔
	ہندوستانی شہریت، کسی نسل، ذات یا مذہب کے لوگوں تک محدود نہیں ہے۔

آئین کا اقتدار

آئین کیا فرائض انجام دیتا ہے، اس کا ایک خاکہ ہم پیش کر چکے ہیں۔ یہ تمام اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ مختلف معاشروں کے لیے آئین کیوں ضروری ہے۔ البتہ، آئین کے متعلق ہم تین مزید سوالات پوچھ سکتے ہیں:

باب 1: آئین کیوں اور کیسے؟

- (a) آئین کیا ہے؟
- (b) آئین کس قدر موثر ہوتا ہے؟
- (c) کیا آئین منصفانہ ہوتا ہے؟

بیشتر تم ممالک میں، آئین ایک ایسی جامع دستاویز بھی جاتی ہے جس میں مملکت کے متعلق مخصوص دفعات شامل ہوتی ہیں۔ اس کی خاص طور سے وضاحت ہوتی ہے کہ مملکت کی تنقیل کیسے ہوگی اور کون سے معیاروں کی پیروی کی جائے گا۔ جب ہم کسی ملک کے آئین کی بات کرتے ہیں تو دراصل ہم اسی دستاویز کا حوالہ دے رہے ہوتے ہیں۔ لیکن بعض ممالک کا کوئی آئین ہی نہیں ہوتا ہے جیسے متحده انگلستان (U.K.)۔ اس کی بجائے مختلف دستاویزوں اور فیصلوں پر بنی ایک سلسلہ ہوتا ہے جس کو بحیثیت مجموعی، آئین کا نام دیا جاتا ہے۔ لہذا، ہم کہہ سکتے ہیں کہ آئین ایک دستاویز ہے یا دستاویزات کا ایک مجموعہ ہے جو مندرجہ بالا فرائض انجام دیتا ہے۔



عوام کیا کریں، اگر وہ یہ
دیکھیں کہ ان کا آئین
منصفانہ نہیں ہے؟ اگر
کوئی آئین محض
کاغذی حیثیت رکھتا ہے
تو اس ملک کے عوام کا
کیا ہو گا؟

لیکن دنیا میں بہت سے آئین محض کاغذی دستاویزات ہیں، چند الفاظ جن کو چرمی کا نذر پر لکھ دیا گیا۔ اہم سوال یہ ہے : آئین کس قدر موثر ہوتا ہے؟ کون اس کو موثر بناتا ہے؟ کون
ضمانت دیتا ہے کہ یہ لوگوں کی زندگی میں واقعی موجود ہے؟ کسی آئین کو موثر بنانا خود کی عناصر پر
محصر ہوتا ہے۔

تشہیر کا انداز

یہ ذکر اس سلسلہ میں ہے کہ آئین کس طرح وجود میں آتا ہے، کس نے آئین کی تخلیق کی۔ ان
کے پاس کیا اختیار تھے؟ بہت سے ممالک میں آئین م uphol ہو کر رہ جاتے ہیں کیوں کہ ان کو یا تو
فوجی سربراہان نے تیار کیا ہوتا، یا پھر غیر مقبول رہنماؤں نے، جن میں عوام کو اپنے ساتھ لے کر
چلنے کی صلاحیت نہیں تھی۔ سب سے زیادہ کامیاب آئین، جیسے ہندوستان، جنوبی افریقہ اور
ریاست ہائے متحده امریکہ (U.S.A.)، یا یہ آئین ہیں جو مقبول قومی تحریکوں کے نتیجے میں

نیپال میں آئین سازی پر بحث و مباحثہ

آئین سازی ہمیشہ ایک آسان اور باضابطہ معاملہ نہیں ہوتا۔ آئین سازی کی پیچیدہ نوعیت کی ایک مثال نیپال ہے۔ 1948 سے نیپال کے پانچ آئین تیار ہوئے۔ 1948، 1951، 1959، 1962 اور 1990۔ لیکن یہ تمام آئین شاہ نیپال کے ”عطای کردہ“ تھے۔ 1990 کے آئین نے مخلوط جماعتی مقابلہ کی ابتداء کی، جبکہ بادشاہ کو بہت سے معاملات میں آخری اختیارات حاصل تھے۔ پچھلے دس سالوں سے، ملک کی سیاست اور حکومت کی تشکیل نو کے لیے، نیپال نے شدت پسند سیاسی احتجاج کا سامنا کیا ہے۔ خاص مسئلہ بادشاہت کا روں ہے۔ کیا بادشاہ کا روں برائے نام ہونا چاہئے یا اسکے اختیارات محدود ہوں؟ نیپال کی سیاسی جماعتوں میں اس معاملہ پر اتفاق رائے نہیں ہے۔ خود بادشاہ کی اپنے محدود اختیارات کے حق میں نہیں ہے۔

تحقیق ہوئے۔ اگرچہ آئین ہند کو ایک آئین ساز اسمبلی نے ڈسمبر 1946 اور ڈسمبر 1949 کے درمیان تیار کیا، تاہم اس نے طویل مدتی قومی تحریک سے وہ سب کچھ اخذ کیا جو ہندوستانی معاشرے کے مختلف طبقوں کو ایک ساتھ لے کر چلی تھی۔ اس حقیقت سے آئین نے زبردست قانونی استحقاق حاصل کیا کہ اس آئین کو ان لوگوں نے تیار کیا ہے جو عوام کا زبردست اعتبار حاصل کیے ہوئے تھے، جو باہمی گفتگو کی صلاحیت رکھتے تھے اور معاشرے کے وسیع ہیں۔ گروہوں کے رشتہوں کا ادراک رکھتے تھے، جو عوام کو یقین دلانے کے اہل تھے کہ ان کے ذاتی اختیار کو ترقی دینے کے لیے، آئین ایک طریقہ کارثابت ہوگا۔ بالآخر، جو دستاویز تیار کی گئی وہ اس ماحول کی وسیع ترقی ہم آہنگی کی عکاسی کرتی تھی۔ بعض ممالک نے اپنے آئین کو ایک باقاعدہ ریفرینڈم کا تابع بنادیا ہے، جہاں عوام، آئین کی توقعات کا خود ہی فیصلہ کرتے ہیں لیکن آئین ہند کو کبھی ریفرینڈم کے ماتحت نہیں لایا گیا۔

اس میں زبردست عوامی طاقت پوشیدہ تھی کیوں کہ اس کے در پرده، سربراہان قوم کی غیر معمولی ریگانگت شامل تھی، اور جو خود بہت مقبول تھے۔ اگرچہ آئین ریفرینڈم کا تابع نہیں ہے لیکن

باب 1: آئین : کیوں اور کیسے؟

اس کی دفعات کی تعلیل کے ذریعہ، عوام نے اس کو خود اپنی دستاویز کی طرح تسلیم کیا۔ لہذا، یہ بات کہ کون آئین کو عملی جامہ پہنانے کا اختیار رکھتا ہے، اس بات میں مذکور تا ہے کہ اس کی کامیابی کی کتنی امید ہے۔

آئین کی مستقل دفعات

ایک کامیاب آئین کا ثبوت یہ ہے کہ معاشرے میں ہر شخص اس کی دفعات کو تسلیم کرنے کا کوئی نہ کوئی جواز رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر، اگر ایک آئین جو مستقلًا اکثریت کو محروم اقیت پر جر کا اختیار دیتا ہے، وہاں کس بنا پر اقلیتیں، آئین کی پیروی کریں گی۔

یا کوئی آئین، دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں بعض دوسرے لوگوں کو خصوصی سہولیات مہیا کرائے، یا متوازن معاشرے کے چھوٹے گروہوں کے اختیارات میں بے جامداخت کرائے، وہ کس طرح آئین کی پابندی کرائے گا۔ اگر کوئی گروہ یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کی شناخت کو ختم کیا جا رہا ہے تو اس کے پاس آئین کو مانے کی کوئی وجہ نہیں ہوگی۔ کوئی آئین خود بخود انصاف حاصل نہیں کرتا لیکن اسے عوام کو یقین دلانا پڑتا ہے کہ یہ خاکہ، بنیادی انصاف مہیا کرنے کے لیے ہے۔

تجربہ کیجیے۔ خود سے سوال پوچھیے: معاشرے میں بعض بنیادی اصولوں کا متن کیا ہوگا؟ ایسا کہ جو ہر شخص کو پیروی کے لیے جواز پیش کر سکے۔

کوئی آئین اپنے ممبران کی آزادی اور مساوات کی جس قدر حفاظت کرے گا، اسی قدر وہ کامیاب ہو گا۔ وسیع معنوں میں کیا آئین ہند، ہر شخص کو اس کی وسیع، ترپیروی کرنے کا جواز مہیا کرتا ہے؟ یہ کتاب پڑھنے کے بعد ہم اس سوال کا اثبات میں جواب دینے کے قابل ہو سکیں گے۔

متوازن قانونی تدابیر

اکثر چھوٹے گروہ، اپنی طاقت بڑھانے کی غرض سے آئین کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ لیکن بہترین طریقے سے بنائے گئے آئین معاشرے کو اس دلنش مندی سے تقسیم کرتے ہیں کہ کوئی بھی گروہ آئین کی تحریک کاری نہیں کر سکتا۔ آئین کو دلنش مندی کا نمونہ بنانے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ کسی بھی واحد ادارے کو طاقت کی اجارہ داری نہ دی جائے۔ ایسا کرنے کے لیے مختلف اداروں کے درمیان اختیارات تقسیم کر دیئے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر،

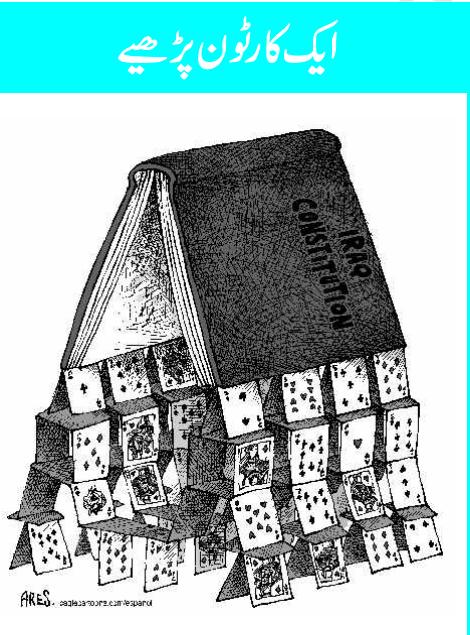
ہندوستانی آئین اور کام

آئین ہند مختلف اداروں کے درمیان اختیارات کی متوازی تقسیم کرتا ہے، جیسے مجلس قانون ساز، مجلس عاملہ اور عدالیہ، نیز خود مختار و آزاد قانونی ادارے جیسے ایکشن کمیشن۔ یہ اس بات کی یقین دہانی ہے کہ اگر ایک بھی ادارہ آئین کی خلاف ورزی کرتا ہے تو دوسرے اس کے جرم کو چیک کریں گے۔ روک دینا اور متوازن رکھنا (Check and Balance)، اس عمل نے ہی آئین ہند کو آسانی سے کامیابی دی ہے۔

دانش مندانہ قانونی تدابیر کا دوسرا پہلو ہے: آئین، بعض اقدار، معیارات اور اصلاحات کے طریقہ کار

بدلتے ہوئے حالات اور ضرورتوں کے مطابق ان پر عمل درآمد کرانے میں چک کی گنجائش کے درمیان توازن قائم رکھتا ہے۔ بہت زیادہ جامد آئین، تبدیلی کے باوے سے ٹوٹ سکتا ہے۔ دوسری جانب، بے حد چک دار آئین، اپنے عوام کو سلامتی، پیش قدمی اور شناخت کچھ بھی نہیں دے سکتا۔ کامیاب آئین وہ ہوتے ہیں جو مرکزی اقدار اور بدلتے ہوئے حالات کے مطابق ڈھالنے میں صحیح توازن قائم رکھتے ہیں۔ آئین بحیثیت ایک زندہ جاوید دستاویز (باب۔ ۹) کے مطالعہ کے دوران، آئین کی دانش مندانہ ترتیب پر آپ غور کریں گے۔ وہاں ہم نے آئین کی کو ایک ”زندہ جاوید“ دستاویز کا نام دیا ہے۔ وجہ یہ ہے: دفعات کی تبدیلی کے امکانات اور ان تبدیلیوں پر حدود نافذ کرنے کے درمیان توازن قابل غور ہے۔ آئین نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ ایک دستاویز کے طور پر، یہ آئین عوام کے احترام کے ساتھ قائم رہے گا۔ یہ انتظام اس بات کو بھی یقین بناتا ہے کہ کوئی طبقہ یا گروہ، خود ہی آئین کی تحریک کاری یا خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔

لہذا یہ طے کرنے کے لیے کہ آئین کے پاس طاقت ہے، آپ خود سے



"Castle of Cards" Arcs, copyright Cagle Cartoons, SEPO5

کارٹون نے نئے عراقی آئین کو ناش کے پتوں کا محل کیوں ظاہر کیا ہے۔ کیا یہ بیان آئین ہند پر بھی نافذ گو ہوتا ہے؟

تین سوالات پوچھ سکتے ہیں۔

◆ جنہوں نے آئین نافذ کیا، وہ لوگ قبل اعتبار تھے؟ اس کا جواب ہم اسی باب کے باقی حصہ

باب 1: آئین کیوں اور کیسے؟
میں پائیں گے۔

- ❖ دوئم، آئین نے اس بات کو یقین بنا کیا کہ طاقت کی تنظیم و انش مندانہ ہے تاکہ کسی گروہ کے لیے آئین کی تحریک کاری آسان نہ ہو؟
- ❖ عوام اپنی خوشی سے اطاعت کریں، یہ اس پر محصر ہے کہ آئین منصفانہ ہے؟ اس سوال کا جواب ہم کتاب کے آخری باب میں دیں گے۔

آئین ہند کیسے بنایا گیا؟

آئندہ باب کے مطالعہ سے پہلے، ہمیں یہ معلوم کرنا چاہیے کہ آئین ہند کیسے تیار کیا گیا۔ باضابطہ طور سے آئین ساز اسمبلی نے آئین تیار کیا جس کا انتخاب غیر مقتضم ہندوستان نے کیا تھا۔ اس کی پہلی نشست 9 دسمبر 1946 کو ہوئی اور دوسری بار، تقسیم ہند کے بعد، 14 اگست 1947 کو۔ ایک عارضی مجلس قانون ساز کے ممبران نے آئین ساز اسمبلی کے ممبران کا بالواسطہ طریقے سے انتخاب کیا جو 1935 میں قائم کی گئی تھی۔ برلنی کابینہ نے جوزہ کیا، جو کلیبیٹ مشن کے نام سے موسم و مقبول ہے، کی تجویز کے تحت انداز اتفاقیہ کی تھی۔ اس منصوبہ کے مطابق:-

- ❖ ہر ریاست یا ہر جا گیر دارانہ ریاست یا ریاستوں کے مجموعہ کو ان کی آبادی کے مطابق انداز 1:1000000 کے تقابل سے نتیجیں دی گئیں۔ نتیجہ میں، ریاستوں کو 292 ممبران کا انتخاب کرنا تھا۔ جبکہ جا گیر دارانہ ریاستوں کو کم از کم 93 نتیجیں دی گئی تھیں۔

ہر ریاست میں نشستوں کو تین اہم فرقوں— مسلم، سکھ اور عام فرقہ کو ان کی آبادی کے تقابل سے تقسیم کیا گیا تھا۔

- ❖ ہر فرقہ کے ممبران، ریاستی مجلس قانون ساز میں، اپنے نمائندوں کا انتخاب قابلٰ ٹرانسفر و احمدودٹ کے ساتھ، متناسب نمائندگی کے طریقے سے کرتے تھے۔

- ❖ جا گیر دارانہ ریاستوں کے نمائندوں کے انتخاب کا طریقہ، باہمی مشورے سے ہوتا تھا۔

”ہمیں اپنی سیاسی جمہوریت کو سماجی جمہوریت کی شکل بھی دینی چاہیے۔ سیاسی جمہوریت اس وقت تک پانیدار نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس کی بنیاد سماجی جمہوریت پر قائم نہ ہو۔ سماجی جمہوریت کے معنی کیا ہیں؟ اس سے مراد زندگی کا وہ انداز ہے جس میں آزادی، مساوات اور اخوت، زندگی کے اصولوں کی طرح شامل ہوں۔ آزادی، مساوات اور اخوت کے اصولوں کو، ان کے مجموعے سے جدا کر کے الگ الگ صورتوں میں نہیں سمجھا جانا چاہیے۔ ان تینوں کے امترانج سے ایک ایسی نوعیت کا مجموعہ سامنے آتا ہے جس میں ایک کو دوسرے سے جدا کرنا جمہوریت کے بنیادی مقصد کو ختم کرنا ہے۔ آزادی کو مساوات سے الگ نہیں کیا جاسکتا، مساوات کو اخوت سے الگ نہیں کیا جاسکتا ہے۔ مساوات کے بغیر آزادی سے چند لوگوں کا کثریت پر برتری حاصل ہوگی۔ آزادی کے بغیر مساوات شخصی پیش قدمی کو ختم کر دے گی۔ اخوت کے بغیر آزادی اور مساوات اپنی فطری را اختیار نہیں کر سکتے.....“

کیا آپ کی جماعت میں آزادی، مساوات اور اخوت کے اصولوں کو عمل میں لایا جاتا ہے؟ انھیں ایک ساتھ کس طرح عمل میں لا سکتے ہیں؟ اپنے دوستوں سے اس پر بات چیت کیجیے۔

پہلے حصہ میں ہم دیکھ چکے ہیں کہ تین عناصر، آئین کو موثر اور قابلِ احترام بناتے ہیں۔ آئین ہند، کہاں تک اس امتحان سے گزرتا ہے؟



آئین ساز اسمبلی کی تشكیل

جون 3، 1947 کے منصوبہ کے مطابق ہندوستان تقسیم ہو گیا۔ اس سے پہلے جو ممبران پاکستان کے علاقوں سے منتخب ہوئے تھے، ان کی آئین سازی کی رکنیت ختم ہو گئی۔ اور آئین ساز اسمبلی کے ممبران جن کی تعداد 299 رہ گئی جس میں 284 ممبران، 26 نومبر 1949 میں اس وقت موجود تھے جب آئین منظور ہوا اور ان کے دستخط آئین کے ضمیمہ میں شامل ہوئے۔ تقسیم وطن کے بھیاں کم پر تشدد پس منظر میں، آئین منظور ہوا جو برصغیر کے محل کے لیے خراج تحسین ہے۔ انہوں نے زبردست تباہ کے ماحول میں، آئین کا متن تیار کیا اور اس سے اچھا سبق حاصل کیا۔ آئین نے شہریت کا ایک نیا نظریہ اختیار کیا جہاں اقلیتیں نہ صرف محفوظ ہوں گی بلکہ مذہبی شناخت بھی ان کے شہری حقوق پر اثر نہیں ڈالے گی۔

جس مجلس آئین ساز نے آئین کا متن تیار کیا، سلطھی طور پر اس کی تشكیل کا بیان اور تیاری کا عمل صرف سلطھی امور پر روشنی ڈالتا ہے۔ حالانکہ آئین ساز مجلس کے ممبران کا انتخاب حق رائے دہندگی بالغان

اگر قانون ساز اسمبلی کو تمام ہندوستانی عوام منتخب کرتے تو کیا ہوا کیا عوام کی منتخب کردہ یہ اسمبلی، اس قانون ساز اسمبلی سے بہت زیادہ مختلف ہوتی جو اس وقت تشکیل پذیر ہوتی تھی

باب 1: آئین: کیوں اور کیسے؟

(Universal Suffrage) کے ذریعہ نہیں ہوا تھا۔ لیکن اسیبلی کو صحیح معنوں میں نمائندہ جماعت بنانے کی سبجدہ کوششیں کی گئیں۔ اس اسکیم میں تمام نداہب کے ممبران کو نمائندگی دی گئی۔ مزید یہ کہ مجلس میں 26 ممبران، درج فہرست ذاتوں سے منتخب کئے گئے۔ سیاسی جماعتوں کے نقطہ نظر سے، اسیبلی پر کانگریس حاوی تھی کیوں کہ 82% ممبران اسی جماعت سے تھے۔ کچھ نظریاتی جماعتیں جیسے ہندو مہا سماج، کمیونٹ پارٹی اور سو شلسٹ پارٹی کے نمائندے، اسیبلی میں نہیں تھے لیکن چونکہ کانگریس ایک کثیر جہتی جماعت تھی جس نے رائے عامہ کے سب ہی رنگوں کو اپنے اندر سمولیا تھا۔

بحث و مباحثہ کا اصول

مجلس آئین ساز و سیچ معنوں میں نمائندہ جماعت تھی اگرچہ مکمل طور سے نہیں۔ اور یہی اس کے اختیار و اقتدار کا ماغذہ تھا۔ اس کی اہمیت، وہ طریقہ کار تھا جس کے ذریعہ آئین کی تشکیل ہوئی اور اس کے ممبران نے مباحثہ کے دوران ان اقتدار کو اپنایا۔ نمائندگی کا دعویٰ کرنے والی کسی بھی مجلس میں یہ بات پسندیدہ مانی جاتی ہے کہ معاشرے کے مختلف طبقے اس میں حصہ لیں۔ اتنا ہی اہم یہ ہوتا ہے کہ وہ محض اپنے فرقہ یا مخصوص شاخت کی نمائندگی نہ کریں۔ مباحثہ کے دوران، ہر ممبر نے، پوری قوم کے مفادات کو اپنے ذہن میں رکھا۔ گوکہ ان کے درمیان ناقلتی بھی تھی لیکن یہ ناقلتیاں محض اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے تھیں جسے بہت کم ممبران نے اختیار کیا۔ اصولوں پر جائز اختلافات بھی تھے اور بہت تھے۔ جیسے: کیا ہندوستان کو ایک مرکزی یا غیر مرکزی نظام، حکومت اختیار کرنا چاہیے؟ ریاستوں کے درمیان رشتہ کیسے ہوں؟ عدالتی کے اختیارات کیا کیا ہونے چاہیں؟ کیا حق جائیداد کی حفاظت، آئین کو کرنی چاہیے؟ تقریباً ہر نکتہ جدید ریاست کی بندیوں میں ہم آہنگی کے ساتھ دکھائی دیتا ہے۔ صرف ایک ایسی دفعہ (Article) تھی جس کو بغیر بحث و مباحثہ کے، اختیار کر لیا گیا: حق رائے دہندگی بالغان۔ ایک بار تمام ممبران نے جب یہ احساس کر لیا کہ دوٹ کا حق کس کو ملنا چاہیے تو اس مسئلے پر بحث کی ضرورت نہیں سمجھی گئی لیکن دوسرے امور پر تفصیلی بحث ہوئی۔ جمہوری طریقے سے اسیبلی کے کام کی اس سے بہتر کوئی دستاویز نہیں ہو سکتی۔

آئین نے اپنے اختیار اس حقیقت کی بنا پر حاصل کئے کہ ممبران اسیبلی ایک عوامی دلیل (Public Reason) حاصل میں مشغول تھے۔ ممبران اسیبلی نے بحث اور پُر مدلل مباحثہ پر بہت زور دیا۔ انہوں نے محض اپنے مفادات کو فروغ نہیں دیا بلکہ دوسرے ممبران کی حیثیت کا لاحظہ کرتے ہوئے ان کو دلائل کے ساتھ حمایت بھی دی۔ دوسروں کو جواز مہیا کرانے کا عمل آپ کو اپنے تنگ مفادات سے دور لے جاتا ہے، کیونکہ دوسروں کو سمجھانے اور اپنا

ہندوستانی آئین اور کام

ہمتوابنا کے لیے آپ کو دلائل دینے پڑ جاتے ہیں۔

آئین ساز مجلس کے طول طویل مباحثے ایک طرح خراج تحسین ہیں اس کوشش کے لیے جس کے ذریعے آئین کی ہر شق، ہر سطر کی زبردست جانچ پڑتا اور بحث کر کے بہترین عوامی مفاد کو حاصل کیا گیا۔ آئین سازی کی تاریخ میں یہ مباحثہ، سب سے زیادہ اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں اور اپنی افادیت و اہمیت میں، فرانسیسی امریکن آئین کے مسادی ہیں۔

طریقہ بائے کار

مجلس اسembly کے طریقہ کار میں، عوای ججت کی اہمیت پر کافی زور دیا گیا تھا۔ آئین ساز مجلس میں آٹھ کمیٹیاں تھیں مختلف موضوعات پر۔ عام طور پر جواہر لعل نہرو، راجندر پر سادہ، سردار پیل مولانا آزاد یا امبیڈکرنے، ان کمیٹیوں کی صدارت کی۔ یہ ایسے اشخاص تھے۔ جو بہت سی باتوں میں ایک دوسرے سے اتفاق رکھتے تھے۔ امبیڈکر، کانگریس اور گاندھی دنوں کے ہی شدید نقاد تھے۔ اور ان پر یہ الزم لگاتے تھے کہ انہوں نے درج ذیل ذاتوں، ہری جنوں کی بھلائی کے لیے کافی کام نہیں کیا تھا۔ پیل اور نہرو بھی بہت سے مسائل پر ایک دوسرے سے متفق نہیں تھے۔ اس کے باوجود ان سب نے مل کر کام کیا۔ عام طور پر، ہر کمیٹی،



آئین ساز اسembly کے صدر ڈاکٹر راجندر پر سادا اور ڈرافنگ کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر امیڈکر ایک دوسرے سے خوش کا لٹھا رکھتے ہوئے۔

”..... جیسا میں نے محسوس کیا، شاید ہی کسی نے کیا ہو کہ ڈرافنگ کمیٹی کے اراکین خاص طور پر اس کے چیئرمین ڈاکٹر امیڈکر نے اپنی صحبت خراب ہونے کے باوجود کس قدر تند ہی اور لگن کے ساتھ کام کیا ہے۔ ڈاکٹر امیڈکر کو ڈرافنگ کمیٹی میں شریک کرنے اور انھیں اس کا چیئرمین بنانے کے فیصلے سے بہتر اور کوئی فیصلہ ہوئی نہیں سکتا تھا۔ انھوں نے نہ صرف اپنے انتخاب کو صحیح ثابت کیا بلکہ جو کان انھوں نے انجام دیا ہے اس میں انھوں نے چار چاند لگادیے ہیں۔ اس سے متعلق کمیٹی کے دیگر اراکین کے درمیان فرق کرنا غیر منصفانہ عمل ہو گا۔ میں جانتا ہوں کہ ان سبھی نے اتنے ہی جوش اور دلچسپی کے ساتھ کام کیا ہے جتنا کہ اس کے چیئرمین نے۔ وہ سبھی ملک کی جانب سے شکریے کے مستحق ہیں۔“

ڈاکٹر راجندر پر 1949 نومبر Cad. Vol. XI

آئین کی مخصوص دفعات کامتن (Content) تیار کرتی تھی جس کو بحث کے لیے پوری مجلس کے سامنے پیش کیا جاتا تھا۔ اتفاق رائے کی کوشش عام طور پر کی جاتی تھی۔ اس معقول فریضہ کی بنابر کہ سب کے اتفاق سے دفعات، کس مخصوص مفاد کے لیے مضر ثابت نہیں ہوں گی۔ کچھ دفعات پر رائے کا تبادلہ ہوتا تھا لیکن ہر معا ملے میں ہر

باب 1: آئین: کیوں اور کیسے؟

دلیل، تفتیش یا فکر پر بہت توجہ دی گئی اور اسے قلمبند کیا گیا۔ مجلس کی کل ایک سو چھیساں ٹھنڈن ششیں ہوئیں جو دوسارا، گیارہ نہیں پر محیط تھیں۔ اس کے اجلاس عوام اور پرنس کے سامنے کئے گئے۔

قومی تحریک کی وراشت

البتہ کوئی بھی آئین، محض ایک مجلس کی سیدھی سادی تحقیق نہیں ہوتا، جس مجلس نے ہمارا آئین تیار کیا، اس کے برابر کوئی مجلس متنوع ہوئی نہیں سکتی تھی، اگر پہلے سے، آئین کے بنیادی اصولوں پر ہم آہنگی نہ ہوتی جن کا آئین میں شامل کیا جانا ضروری تھا۔ یہ اصول آزادی کی طویل جدوجہد کے دوران اپنائے گئے۔ ایک معنی میں، مجلس آئین ساز نے قومی تحریک سے جو مکمل وراشت حاصل کی، اُسے ایک باقاعدہ شکل و صورت میں ڈھال دیا۔ آئین نافذ ہونے کے بعد، کئی دہائیوں تک، قومی تحریک نے بہت سے سوالات پر بحث و مباحثے کئے۔ جیسے آئین ہند کی تفکیل، ہندوستان کی حکومت کی شکل اور قسم کیسی ہو، اس کے اقدار کیا ہوں عدم مساوات پر کیسے قابو حاصل ہو، وغیرہ وغیرہ۔ ان سے حاصل جوابات کو آئین میں آخری شکل دی گئی۔

مجلس قانون ساز کے رو برو، قومی تحریک کے جو اصول پیش کئے گئے ان کا بہترین خلاصہ ”مقاصد کے زیرو لیشن (وہ ریزو لیشن جس نے آئین ساز مجلس کے مقاصد کو واضح کیا) میں ملتا ہے۔ یہ ریزو لیشن جو اہر عمل نہرو نے 1946 میں پیش کیا اس ریزو لیشن میں، آئین کے پس پرده اقدار اور آرزوؤں کو منحصر آپیش کیا گیا۔ ہم نے پہلے حصہ میں لکھا ہے، آئین کی اہم دفعات کے تعلق سے، ان کو اس ریزو لیشن میں شامل کیا گیا۔ اسی ریزو لیشن کی بنا پر، ہمارا آئین اُن بنیادی اقدار: مساوات، آزادی، جمہوریت، اقتدار اعلیٰ اور ایک شہری شناخت کو اخلاقی اظہار عطا کرتا ہے۔ لہذا ہمارا آئین، صرف اصولوں اور طریقہ کار کا ایک گورکھ دھندا نہیں، بلکہ ایسی



اگر 1937ء میں ہم کو آزادی مل جاتی تو کیا ہوا ہوتا؟ یا اگر 1957ء تک انتظار کرنا پڑتا؟ ہمارا آئین جو آج ہے، کیا اس سے مختلف ہوتا؟

ہندوستانی آئین اور کام

حکومت قائم کرنے کا پابند بنتا ہے جو ان بہت سے وعدوں کو پورا کرتا ہے، جو قومی تحریک نے عوام کے سامنے کئے تھے۔

مقاصد کا ریزولوشن: اہم نکات

- ✓ ہندوستان ایک آزاد، مقتدر، جمہوری یہ ہے۔
- ✓ ہندوستان وفاق ہوگا، سابق برطانوی ہند کے علاقوں، ہندوستانی ریاستوں اور برطانوی ہند سے باہر دوسرے حصوں اور ان ہندوستانی ریاستوں، جو ہندیوں میں کا حصہ بننا چاہتی ہیں۔
- ✓ یونین تشکیل دینے والے علاقے، آزاد یونٹ ہوں گے۔ حکومت و انتظامیہ کے تمام اختیارات پر عمل کرنے میں خود مختار ہوں گے سوائے ان کے جو انہیں تفویض کئے جائیں گے یا عطا کر دیے جائے گے۔
- ✓ آزاد اور مقتدر ہندوستان اور اس کے آئین کو تمام اختیارات اور اقتدار، عوام سے حاصل ہوگا۔
- ✓ ہندوستان کے عوام کو معاشرتی، اقتصادی اور سیاسی انصاف، قانون کی نظر میں مساوی موقع اور رتبہ، بنیادی آزادیاں۔ اظہار خیال، عقیدہ، عبادت، پیشہ، انجمن بنانے اور عمل کرنے، قانونی اور عوامی اخلاق کی بندشوں کے ساتھ، صفائح اور سلامتی عطا کی جائے گی۔
- ✓ اقلیتوں، پس ماندہ اور قبائلی علاقوں، جبر و استبداد کے شکار اور پس ماندہ طبقوں کو کافی حفاظت دی جائے گی۔
- ✓ جمہوریہ ہند کی علاقائی یک جہتی اور زمین، سمندر، اور فضا میں اس کے مقتدر حقوق کو، مہذب قوموں کے توائیں اور انصاف کے مطابق قائم رکھا جائے گا۔
- ✓ انسانیت کی فلاج و بہبود اور امن عالم کے فروغ کے لیے پورا ملک رضا کارانہ امداد دے گا۔

باب 1: آئین: کیوں اور کیسے؟

قانونی نظم

ہم نے دیکھا کہ آئین کو یقینی طور پر موثر بنانے کا تیرا عصر ہے: حکومت کے اداروں کے درمیان متوازن نظم۔ یہاں بنیادی اصول یہ تھا کہ حکومت جمہوری ہونی چاہیے اور عوام کی فلاح، بہود کے تین پابند ہو۔ مجلس آئین ساز نے مختلف اداروں، جیسے مجلس عاملہ، مجلس قانون ساز اور عدالیہ کے مابین صحیح توازن قائم کرنے پر کافی وقت صرف کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پارلیمانی طرز حکومت اور وفاقی نظام کو اختیار کیا گیا۔ اس نے ایک جانب حکومت کے اختیارات کو مجلس قانون ساز اور عاملہ کے درمیان تقسیم کر دیا تو دوسری جانب، ریاستوں اور مرکز کے درمیان بھی بھی کیا۔



تو کیا یہ آئین دوسروں سے لی گیا؟ ہم نے ایسا آئین کیوں اختیار نہیں کیا جس میں کہیں سے بھی کچھ نہ لیا گیا ہو؟

ہمارے آئین سازوں نے سب سے زیادہ متوازن نظام حکومت کی شکل تیار کرنے میں دوسرے ممالک کے تجربات اور زیر عمل تجربوں سے فائدہ اٹھانے میں ہلفت سے کام نہیں لیا۔ اس طرح، ہمارے آئین ساز، دوسرے ممالک سے کچھ اخذ کرنے کے خلاف تھے۔ درحقیقت یہاں کے بالغ نظر ہونے کا ثبوت ہے کہ وہ دانش مندانہ دلیلوں پر توجہ دیتے تھے، تاریخی مثالوں پر دھیان دیتے تھے جو ان حالات میں اپنے مقاصد کے حصول کے لیے ضروری تھے۔ اس طریقہ سے، انہوں نے دوسرے ممالک کی بہت سی دفعات سے فائدہ اٹھایا۔

البتہ، ان خیالات کو اخذ کرنا، کوئی مرجویت والی بات نہ تھی۔ اس سے قطع نظر، آئین کی ہر دفعہ کو، ہندوستان کے مسائل اور آرزوؤں کی بنیاد پر طے کیا گیا۔ یہ ہندوستان کی خوش قسمتی تھی کہ اپنے مقامی نقطہ نظر کے باوجود، اس نے دنیا کی بہترین چیزوں کو اپنایا اور انھیں اپنانا لیا۔

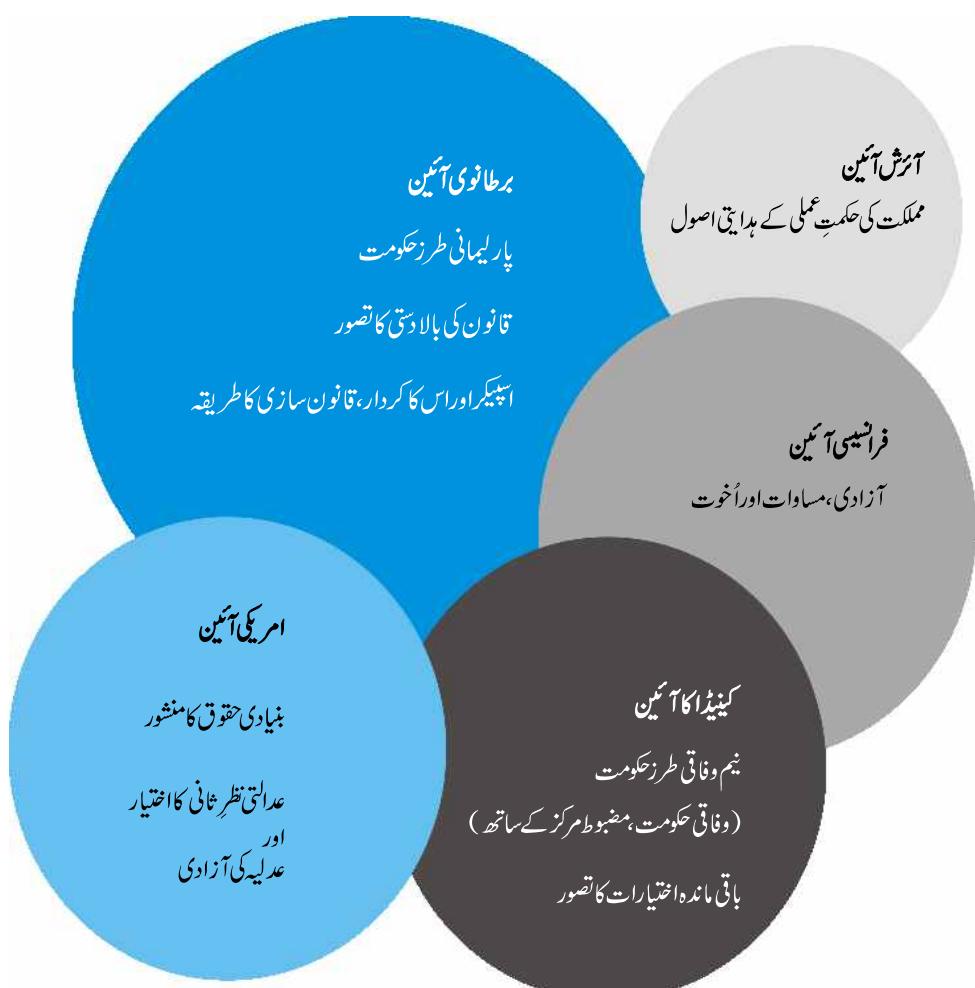


ڈاکٹر امجد آئین ساز اسمبلی میں بحث و مباحثہ کرتے ہوئے۔

اس وقت، دنیا کی تاریخ میں، بتائے گئے اس آئین کے بارے میں کوئی پوچھنا چاہیے گا کہ دنیا کیا ہے۔ اگر کوئی نئی چیز ہو سکتی ہے تو وہ مختلف طریقے میں جو دیر سے بتائے گئے اس آئین میں، نامیوں کو دور کرنے اور اس کو ملک کی ضرورتوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے تیار کیا گیا۔

ڈاکٹر امجد، CAD, Vol. VII, p.37

مختلف ممالک کے آئینے سے مأخوذه فعات:



باب 1: آئین: کیوں اور کیسے؟

اختتام

آئین سازوں کی دورانیشی اور دلنش مندی کے تیئ، یہ آئین ایک طرح خارج تحسین ہے جسے انہوں نے ایک دستاویز کی شکل میں قوم کو پیش کیا۔ جس میں بنیادی اقدار اور عوام کی اعلیٰ ترین آرزوؤں کو محفوظ کر دیا گیا۔ یوں تو بہت سے عناصر اس کے پس پر دہیں لیکن ایک خاص بات یہ ہے کہ نہایت پیچیدگی سے تیار یہ دستاویز نہ صرف موجود ہے بلکہ ایک زندہ حقیقت بن چکی ہے۔ جبکہ بہت سے آئین ان کاغذات پر ہی باقی رہ گئے جن پر وہ تحریر یکے گئے تھے۔

آئین ہند ایک انوکھی دستاویز ہے، جو بہت سے دوسرے آئین کے لیے مثالی حیثیت رکھتی ہے، خاص طور پر جنوبی افریقہ کے لیے۔ تین سال تک جاری جدو جہد کے پس پر دہ خاص مقصد یہ تھا کہ صحیح توازن اس طرح قائم کیا جائے تاکہ آئین کے ذریعہ تحقیق کردہ ادارے محض اتفاقی اور عارضی انتظامات بن کر رہ جائیں بلکہ ایک طویل عرصہ تک، ہند کے عوام کی آرزوؤں اور لوگوں سے ہم آہنگ ہونے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ ان انتظامات کے متعلق مزید معلومات آپ کو باقی ابواب میں ملے گی۔

مشق

1۔ ان میں کون سا کام آئین کا نہیں ہے؟

(a) یہ شہری کے حقوق کی حفاظت دیتا ہے۔

(b) یہ حکومت کی مختلف شاخوں کے مختلف دائرہ اختیارات کی نشاندہی کرتا ہے۔

(c) یہ اچھے لوگوں کے اقتدار میں آنے کی یقین دہانی کرتا ہے۔

(d) یہ کچھ مشترکہ اقدار کا اظہار کرتا ہے۔

2- پارلیمنٹ سے زیادہ آئین کا اختیار ہے، اس کے پس پر دہ کیا خاص وجہ ہے؟

(a) آئین اس وقت بنا جب پارلیمنٹ کی تشکیل نہیں ہوئی تھی۔

(b) آئین ساز ممبر ان، ممبر ان پارلیمنٹ سے زیادہ ممتاز سربراہان مانے جاتے تھے۔

(c) آئین خصوصیت سے بیان کرتا ہے کہ پارلیمنٹ کی تشکیل کیسے ہوگی اور اس کے کیا اختیارات ہوں گے۔

(d) آئین میں، پارلیمنٹ ترمیم نہیں کر سکتی۔

3- مندرجہ ذیل میں سے کون سا بیان آئین سے متعلق صحیح ہے یا غلط؟

(a) حکومت کی تشکیل اور اختیارات سے متعلق خریری دستاویز، آئین کا ملکیت ہے۔

(b) آئین، صرف جمہوری ممالک میں تشکیل پاتے ہیں اور مطلوب ہوتے ہیں۔

(c) آئین ایک قانونی دستاویز ہے جو معیار اور اقدار سے بحث نہیں کرتا۔

(d) آئین اپنے شہریوں کو ایک نئی شناخت دیتا ہے۔

4- آئین سازی سے متعلق مندرجہ ذیل استنباط درست ہیں یا نہیں۔ اپنے جواب کی حمایت میں وجہ بتائیے۔

(a) چونکہ عوام نے ان کا انتخاب نہیں کیا تھا اس لیے آئین ساز مجلس، ہندوستان عوام کی نمائندگی نہیں کرتی تھی۔

(b) آئین سازی کے دوران کوئی اہم فیصلہ نہیں لیا گیا کیوں کہ اس وقت، اس کے خاک سے متعلق

سربراہان کے مابین اتفاق رائے تھا۔

باب 1: آئین : کیوں اور کیسے؟

- (c) آئین میں اصلاحیت بہت کم تھی کیوں کہ زیادہ تر حصے دوسرے ممالک کے آئین سے اخذ کیے گئے۔
- 5۔ آئین ہند سے متعلق مندرجہ ذیل نتائج کی حمایت میں کم از کم دو مشاہد پیش کیجیے :
- (a) آئین کی تغیران معتبر سربراہان نے کی، جن کو عوام کا احترام حاصل تھا۔
- (b) آئین نے اختیارات کی تقسیم اس طرح کی، کہ اس کی تجزیب کاری بہت مشکل ہے۔
- (c) آئین، عوام کی توقعات اور آرزوؤں کا منع ہے۔
- 6۔ کسی ملک کے لیے، آئین کے اختیارات اور ذمہ داریوں کے درمیان واضح حد بندی کیوں ضروری ہے؟ ایسی حد بندی کی غیر موجودگی میں کیا ہوتا ہے؟
- 7۔ آئین کے لیے، حکمرانوں پر بندشیں لگانا کیوں ضروری ہے؟ کیا ایسا آئین بھی ہو سکتا ہے جو اپنے شہریوں کو، کوئی اختیار نہ دے؟
- 8۔ جاپان کا آئین اس وقت بناجب دوسری جنگ عظیم کے بعد، جاپان پر امریکی فوجوں کا کنٹرول تھا۔ جاپان کے آئین میں کوئی ایسی دفعہ شامل نہیں کی جاسکی جو امریکہ کو پسند نہ ہو۔ ایسے حالات میں آئین سازی کتنی مشکل ہوگی کیا آپ جانتے ہیں؟ ہندوستانی تجربہ اس سے کس قدر مختلف ہے؟
- 9۔ رجت نے اپنے استاد سے سوال پوچھا: آئین پچاس سال پرانا ہے۔ لہذا ایک پرانی کتاب ہے۔ اس کو نافذ کرنے کے لیے کسی نے میری رائے نہیں لی۔ یہ ایسی زبان میں تحریر ہے جو میں سمجھ نہیں سکتا۔ مجھے بتائیں کہ میں کس طرح اور کیوں اس کی پیروی کروں؟ اگر آپ استاد ہوتے تو آپ رجت کو کیا جواب دیتے؟
- 10۔ ہمارے آئین کے عملی تجربہ پر بحث کے دوران، تین مقررین نے تین مختلف نقطہ نظر اختیار کئے:
- (a) ہر بُش: ہمیں ایک جمہوری حکومت مہیا کرانے میں آئین ہند کا میاب رہا ہے۔

(b) نیبا : آئین نے، آزادی، مساوات اور اخوت کو **لیقینی بنانے** کا وعدہ کیا۔ چونکہ ایسا نہیں ہوا، اس لیے آئین ناکام ہو گیا۔

(c) ناظمہ : آئین نے ہمیں ناکام نہیں بنایا۔ ہم نے آئین کو ناکام بنادیا۔
ان میں سے کیا کسی نقطہ نظر سے آپ اتفاق کرتے ہیں؟ اگر ہاں، تو کیوں؟ اگر نہیں، تو آپ کا کیا نقطہ نظر ہے؟